رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ | جمعرات ۸ صفر المظفر ۱۴۰۳ھ ۲۵ نبوت ۱۳۶۱ ہش ۲۵ نومبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۶۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۴ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ کے فضل سے آج پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت وجود تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے۔ آمین ؂

مشرق بعید میں جماعت احمدیہ کی کامیاب مساعی

انڈونیشیا میں ۴۵ افراد کا قبولِ احمدیت: ایک نئی جماعت کا قیام

نماز تہجد اور قرآن کریم کے درس: ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی: ایک کا افتتاح عمل میں آگیا

انڈونیشیا میں اس وقت جماعت کے گیارہ مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے تین مرکزی مبلغین ہیں اور آٹھ مقامی مبلغین۔ ماہ ستمبر کی موصولہ رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ بانڈونگ PALEMBANG، جوگجاکرتا اور SWADAYA میں ۴۵ افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

بانڈونگ کے علاقہ میں ایک پولیس افسر میجر دی ڈرامہ نے بیعت کی انکی تبلیغ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے گھر کے اور دوسرے افراد نے بیعت کی۔

جوگجاکرتہ کے کے مشن میں ایک نئے گاؤں میں جماعت قائم ہوئی وہاں کے مبلغ محی الدین شاہ انڈونیشین نے جن الفاظ میں اس امر کی اطلاع دی ہے ہم بعینہٖ انہیں یہاں نقل کرتے ہیں تا قارئین الفضل بھی اس سے لطف اندوز ہو سکیں وہ لکھتے ہیں

"جو انسان خدا تعالیٰ کے لئے کام کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود کی صداقتوں کی طرف رُخ کرتا ہے تو فوراً اسکے لب سے یہ الفاظ نمودار ہو جاتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد خدا تعالیٰ کے سچے مامور ہیں اور یہ مبارک وجود آخر کار غلبہ حاصل کریں گے۔ کامل غلبہ کے آثار آج سرزمینِ انڈونیشیا کے ایک گمنام گاؤں سے یوں ظاہر ہوئے ہیں کہ کئی سعید روحیں باغِ احمدیت کی طرف آرہی ہیں"

مبلغین کرام کی رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ مبلغین کی امامت میں مشنوں میں خصوصی مواقع پر نماز تہجد باجماعت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مختلف نمازوں کے بعد قرآن مجید، احادیث ملفوظات حضرت مسیح موعود کا درس دیا جاتا ہے۔ مسنون دعائیں زبانی یاد کرائی جاتی ہیں۔

مبلغین جماعتوں کے باقاعدہ دورے کرتے ہیں۔ جہاں ممکن ہو جلسے منعقد کر کے پیغامِ حق پہنچایا جاتا ہے انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ بھی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔ جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے بعد دلچسپی رکھنے والے احباب مشن ہاؤس میں آکر تبادلۂ خیالات کرتے ہیں۔

ستمبر کے مہینہ میں بھارت سے ایک جہاز کھانڈیکر انڈونیشیا پہنچا تو جہاز کے کپتان صدیقی صاحب جزیرہ SOUTH SULANER کے مشن ہاؤس میں آتے رہے۔ ان کے ایمان افروز خطابات سے احباب جماعت نے بہت حظ اٹھایا۔ کپتان مذکور کے والد مکرم عبدالقادر صاحب حضرت مسیح موعود کے صحابی تھے۔ یہاں جماعت مشن ہاؤس کے ساتھ گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کر رہی ہے۔ اب تک اس پر ڈیڑھ ملین انڈونیشین روپیہ خرچ کر چکی ہے۔

بانڈونگ کے شہر پاروبنگ میں مرکز کی تعمیر کیلئے جو تین ایکڑ زمین خریدی گئی تھی۔ اس کی مسجد قریباً پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔

سکاپورہ کی جماعت مسجد کی تعمیر مکمل کر چکی ہے۔ اس کا افتتاح پانچ ستمبر کو ہوا۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہدایت و تربیت کا ذریعہ بنائے۔

مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے موقعہ پر

باقی ص۸ پر

حضور ایدہ اللہ کے دورۂ یورپ کی برکات کا ظہور

۱۔ مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہالینڈ لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ کی برکات کا ظہور ہونا شروع ہو گیا ہے۔ جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جہت سے بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ تبلیغ کی طرف بھی زیادہ رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ بعض نادہند احباب نے باشرح ادائیگی شروع کر دی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

۲۔ مکرم نسیم مہدی صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ اور مکرم رفیق جانن صاحب سیکرٹری مال سوئٹزرلینڈ لکھتے ہیں کہ حضور کے دورہ کے نتیجہ میں احباب جماعت میں خاصی بیداری پیدا ہوئی ہے اور چندہ کی آمد پہلے سے بہت بہتر ہو گئی ہے چنانچہ تین ممبرانِ جماعت نے پختہ عزم اور وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے ماہانہ چندہ میں اضافہ کریں گے۔ ایک اور دوست جس نے گذشتہ سال کوئی چندہ نہیں دیا تھا اپنی پہلی قسط کے طور پر ۲۵۰ سوئس فرینک ادا کئے ہیں۔

۳۔ مکرم حامد کریم صاحب مبلغ سویڈن لکھتے ہیں کہ حضور کے دورہ کی برکت سے احباب نے شرح کے حساب سے چندے دینے شروع کر دیئے ہیں۔

(وکیل المال ثانی)

تقریب شادی

عزیزہ امۃ الودود سلمہا بنت مکرم مولوی غلام باری سیف فاضل کی تقریب رخصتانہ ۲۰ نومبر کو بعد نماز عصر آستانۂ سیف فیکٹری ایریا ربوہ پر منعقد ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تشریف لا کر برکت بخشی۔

اسکے علاوہ اس تقریب میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کے علاوہ خاندان حضرت اقدس کی بعض خواتین مبارکہ، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ، محترم ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ کے علاوہ دوسرے ناظران صدر انجمن احمدیہ، وکلاء تحریک جدید بزرگانِ سلسلہ اور اہالیان محلہ کی ایک بڑی تعداد نے شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے کی اس کے بعد سید صہیب احمد صاحب نے حضرت اقدس کے بعض دعائیہ اشعار ترنم سے سنائے پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لیے دعا کرائی۔

عزیزہ امۃ الودود سلمہا اللہ کا نکاح ۶ اگست ۱۹۸۲ء کو محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ و مغربی افریقہ نے مسجد احمدیہ فیکٹری ایریا میں عزیزم مکرم محمد جمیل احمد صاحب ولد سردار محمد صاحب مرحوم رام نگر لاہور سے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پڑھا تھا۔ اگلے روز یعنی ۱۰ نومبر عزیزم مکرم محمد جمیل احمد صاحب نے اپنی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کے لیے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

شکریہ احباب

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی دعا اور دوا کے طفیل یہ عاجز صحت یاب ہو چکا ہے اور معمول کے

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۸ر صفر المظفر ۱۴۰۳ھ

۲۵ر نبوت ۱۳۶۱ ہش

عباد الرحمٰن کے زمرہ میں شامل ہونے کا قرآنی طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۱ر نومبر ۱۹۸۲ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ ربوہ کی طرف سے منعقد کی گئی استقبالیہ تقریب میں جماعت احمدیہ کے مردوں اور خواتین کو یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ ہم احمدی ہونے کی حیثیت میں عباد الرحمٰن بنے بغیر سپین کو روحانی طور پر فتح کرنے اور اسی طرح اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس نہایت ہی اہم ارشاد کے پیش نظر ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس امر سے پوری آگاہی حاصل کریں کہ وہ کونسے اوصاف ہیں جو عباد الرحمٰن میں پائے جاتے ہیں۔ اور ہم کیونکر ان جملہ اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کر سکتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان کی آیات ۶۴ تا ۷۶ میں عباد الرحمٰن کے اوصاف پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ (۱) رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں (۲) جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ ان سے بحث اور تکرار سے مجتنب رہتے ہیں اور صرف یہ کہہ کر ان سے پہلو بچا جاتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کے خواہاں ہیں (۳) وہ اپنے رب کے حضور راتیں سجدوں میں اور کھڑے ہو کر گزار دیتے ہیں (۴) وہ نہ فضول خرچی سے کام لیتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں بلکہ ان کا خرچ ان دونوں حالتوں کے درمیان درمیان ہوتا ہے۔ (۵) وہ اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے (۶) وہ کسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے حفاظت بخشی ہو قتل نہیں کرتے (۷) وہ زنا جیسے گناہوں سے دور رہتے ہیں ان کے قریب بھی نہیں جاتے (۸) وہ جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے (۹) جب لغو باتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو بغیر ان میں شامل ہونے کے بزرگانہ طور پر گزر جاتے ہیں (۱۰) جب انہیں اللہ کی آیات یاد دلائی جائیں تو ان سے بہروں اور اندھوں کا معاملہ نہیں کرتے (۱۱) وہ خود ہی ہر قسم کے گناہوں سے مجتنب رہنے اور ہر قسم کی نیکیاں بجالانے میں تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم نہیں ہوتے بلکہ اس بات کی بھی فکر کرتے ہیں کہ ان کی اولادیں بھی انہی کی طرح متقی اور پرہیزگار رہیں۔ مذکورہ بالا آیات سے جن کا خلاصہ ہم نے یہاں درج کیا ہے یہ امر ظاہر ہے کہ عباد الرحمٰن ہر قسم کے گناہوں سے مبرا اور جملہ اوصاف حسنہ سے متصف ہوتے ہیں۔ پھر یہی نہیں وہ اپنی وہ بیویوں اور اولادوں کو بھی نیک اور متقی بنانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیات میں عباد الرحمٰن کے اوصاف کا ہی ذکر نہیں کیا ہے بلکہ یہ امر بھی ذہن نشین کرایا ہے کہ ایمان لانے والے کس طرح اپنے آپ کو ان اوصاف سے متصف کر کے عباد الرحمٰن کے زمرہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ لوگ محض اپنی کوششوں پر حصر کر کے عباد الرحمٰن نہیں بن سکتے بلکہ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوشش کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے بھی کام لیں یعنی خدا تعالیٰ سے بالالتزام یہ دعائیں مانگتے رہیں کہ وہ انہیں اور ان کی اولادوں کو اپنی جناب سے عباد الرحمٰن کے زمرہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا کرے۔ اسی لئے ان آیات کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی ایک صفت یہ بیان کی ہے کہ:۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

(الفرقان آیت ۷۵)

ترجمہ:۔ اور (عباد الرحمٰن) وہ لوگ (ہوتے ہیں) جو یہ کہتے رہتے ہیں (یعنی مسلسل دعائیں کرتے رہتے ہیں) کہ اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

استقبالیہ نظم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

سفرِ یورپ سے کامیاب مراجعت پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی سفر یورپ سے کامیاب مراجعت پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ ربوہ کی طرف سے مورخہ ۲۱ر نبوت ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۲۱ر نومبر ۱۹۸۲ء کو احاطہ دفتر لجنہ اماء اللہ میں دی گئی استقبالیہ تقریب کے موقعہ پر یہ نظم محترمہ صاحبزادی امۃ الکافی صاحبہ نے پڑھ کر سنائی (ادارہ)

ابنِ فرزندِ مسیحا مرحبا صد آفریں
جی اٹھی تیرے قدم سے اندلس کی سرزمیں

ناصرِ دیں نے دعا کی تیرا فضلِ عام ہو
اے خدا! اسپین میں پھر غلبۂ اسلام ہو

مصلحِ موعود کا موعود اور پیارا پسر
رکھ کے مسجد کی بنا، واپس گیا عالی گہر

افتتاحی مرحلہ پر تھا مقدر تیرا نام
ہو مبارک اے امام اے شاہِ بطحا کے غلام

بن گئی مسجد تو پھر مہدی کے دیوانے گئے
شمعِ محفل دیکھ کر بے تاب پروانے گئے

پیشِ رب رو رو کے زخمِ دل رفو کرنے لگے
آنکھ کے پانی سے پھر تازہ وضو کرنے لگے

اقتدا میں سب تری کہتے تھے ہو کر قبلہ رُو
سایہ افگن، سایہ گستر ہو یہ نخلِ آرزو

دے نمازی اور غازی شوکتِ اسلام دے
اے خدا بندوں کو تو اُلفت کا اپنی جام دے

عشق دے اور صدق دے قرآن دے عرفان دے
قوتِ بازو سے بڑھ کر قوتِ ایمان دے

دم بدم افضال کی بارش ہوئی پھر اس قدر
چہرہ محبوبِ حقیقی کا لگا آنے نظر

معترض اسلام پر جب بھی ہوئے کچھ شیخ و شاب
تو نے اُن کو کر دیا مبہوت بھی اور لاجواب

الغرض شوریٰ تھی یا تبلیغ یا تقریر تھی
منصبِ شانِ خلافت کی وہ اک تفسیر تھی

لحنِ داؤدی سے سب کو کر دیا مسحور بھی
دل ہوئے قرآن سننے سے بہت مسرور بھی

تا ابد قائم رہے تو واجب صد احترام
شوق سے کرتی ہے لجنہ تیری عظمت کو سلام

(از شاکرہ اہلیہ شیخ لطیف الرحمٰن صاحب سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

SET ME FREE

"مجھے آزاد کرو"

مصنف / والٹر مور
Walter Moore

تلخیص و ترجمہ :- مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر سابق مبلغ سیرالیون و کینیڈا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک گذشتہ مجلس ارشاد میں مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر سابق مبلغ سیرالیون و کینیڈا کو کتاب بعنوان " SET ME FREE " مرحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس کا خلاصہ تیار کر کے مجلس ارشاد میں سنایا جائے چنانچہ مکرم منصور بشیر صاحب نے مورخہ ۲۰ نبوت / نومبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد میں اس کتاب کا خلاصہ پڑھ کر سنایا۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر یہ خلاصہ الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کی اشاعت کا مقصد یہ ہے کہ احمدی بچوں اور بڑوں کے علم میں اضافہ ہو ان کے دلوں میں پاکیزہ خیالات جنم لیں اور پھر اس موضوع کے بارے میں قدرتی طور پر جو سوالات ان کے ذہن میں پیدا ہوں اس کا حضور ایدہ اللہ مجلس ارشاد میں جواب عطا فرمائیں۔ احباب کرام اسی نقطۂ نظر سے اس خلاصہ کو پڑھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ (— ادارہ —)

اس کتاب کا نام "SET ME FREE" یعنی "مجھے آزاد کرو" ہے۔ اس کے مصنف کا نام والٹر مور WALTER MOORE ہے۔ یہ کتاب ۱۹۸۰ء میں انگلستان میں

BELL & BAIN LTD

والوں نے شائع کی۔

اس کتاب کے مصنف نے اس میں ایسے لوگوں کے حالات لکھے ہیں جو شراب اور نشہ آور ادویہ کے استعمال کی وجہ سے اپنے آپ کو بالکل تباہ کر لیتے ہیں۔ چونکہ اس کتاب کا لکھنے والا خود بھی شراب کی عادت کی وجہ سے ایسے ہی حالات سے دوچار رہا تھا اور ایسی ہی قابل رحم زندگی گذار چکا تھا اس لئے باوجود بڑھاپے کے اس نے ان لوگوں کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا اور اس مقصد کے لئے باوجود کئی ذرائع کے ایک ہوسٹل خریدا اور اس میں ایسے لوگوں کو جگہ دی اور ہر ممکن طریق سے ان کی بدعادتوں کی اصلاح کی کوشش کی۔

اس کتاب میں مصنف نے بار بار ذکر کیا ہے کہ چونکہ یہ کام بہت ہی مشکل تھا اس لئے اس کو شروع کرتے وقت ان ہوسٹلوں کو چلانے کے دوران اسے ایسی مشکلات اور مسائل سے دوچار ہونا پڑا کہ جن کا بظاہر کوئی حل نہ تھا لیکن خدا سے دعا کے ذریعہ وہ ہر ایسے مشکل مرحلہ سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا

تمام لوگوں اور خصوصاً مذہبی لوگوں کو اس کتاب میں بار بار یہ تحریک کی گئی ہے کہ اگرچہ یہ لوگ معذور افراد مثلاً اندھوں اور دماغی طور پر معذور لوگوں کی لسٹ میں نہیں آتے اور اپنی تباہی کے خود ذمہ دار ہوتے ہیں۔ تاہم ہمیں اپنے خدا یعنی یسوع مسیح کی اقتداء میں ان کی مدد کرنی چاہیئے کیونکہ مسیح نے بھی کئی مواقع پر لوگوں کی روحانی ضروریات پوری کرنے سے پہلے انکی جسمانی ضروریات مثلاً جسمانی شفاء وغیرہ کا انتظام کیا۔ اس ضمن میں اس نے بار بار بائبل کے حوالے بھی دیئے ہیں جس میں اس قسم کی انسانی ہمدردی کی تحریک کی گئی ہے

مصنف کہتا ہے کہ جب یہ لوگ قید سے باہر آئیں تو اس وقت بجائے اس کے کہ یہ حیران و پریشان ہوں اور بغیر کسی گھر اور آسرے کے ادھر ادھر پھریں اور پھر اسی گندے ماحول کا شکار ہو جائیں۔ ہمیں جیل کے دروازے پر ان کا استقبال کرنا چاہیئے اور اپنے گھروں میں ان کو جگہ دینی چاہیئے۔ یورپ میں اگرچہ ایسے بہت سے ادارے ہیں کہ جوان لوگوں کو ہوسٹلوں وغیرہ میں اجتماعی طور پر ٹھہرنے کیلئے جگہ دیتے ہیں۔ لیکن مصنف کے نزدیک اس وقت انہیں ایک محبت کرنیوالے گھر کی ضرورت ہوتی ہے جہاں وہ آزادی سے رہ سکیں اور انہیں گھر کا ماحول اور گھر کی محبت مل سکے۔

جو ہوسٹل مصنف نے قائم کئے ان میں اس نے رہنے والوں کو زیادہ سے زیادہ آزادی دی ہر ایک کو الگ کمرہ دیا گیا اور عام ہوسٹلوں کے خلاف کسی کے لئے ضروری نہ تھا کہ وہ پروگرام کے مطابق سوئے اٹھے اور اسی طرح دوسرے کام کرے بلکہ زیادہ سے زیادہ گھریلو ماحول پیدا کر نیکی کوشش کی جاتی۔

مصنف نے اپنی زندگی کے حالات بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس کا باپ ابتداء میں ہی اس کی والدہ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اس کی والدہ نے جو بہت ہی مذہبی عورت تھی اپنے چار بچوں کو انتہائی غربت میں پالا۔ ۲۵ سال کی عمر تک مصنف نے انتہائی غریبانہ زندگی گذاری اس عمر تک اس کے خیالات بھی بہت مذہبی رہے لیکن اس کے بعد جب آہستہ آہستہ اس کی مالی حالت بہتر ہونا شروع ہوئی تو اس نے مذہب اور خدا کو بھلا کر دنیوی امور نیز شراب وغیرہ میں اپنا وقت ضائع کرنا شروع کر دیا۔

جب ان کامیابیوں میں اس نے زندگی کا مقصد نہ پایا تو فری میسنز FREE MASONS کی تحریک میں شامل ہو گیا لیکن یہاں بھی اسے سکون نہ ملا تاہم وہ اور زیادہ شراب کا عادی ہوتا گیا۔ اسی دوران اس کا نسبتی بھائی اسے ہمیشہ مذہبی امور کی تلقین کرتا رہتا تھا۔ آخر اس کے انتہائی اصرار پر وہ ایکدن چرچ گیا اور وہاں پادری کا لیکچر اتنا مؤثر تھا کہ اس نے اور اس کی بیوی دونوں نے یسوع مسیح کی خاطر اپنی زندگی مکمل طور پر تبدیل کرنے کا ارادہ کر لیا اور عملاً اس وعدہ کو پورا کیا لیکن پھر بھی ۱۶ سال تک چرچ کی تنظیم میں عملاً کوئی حصہ نہ لیا۔ آخر ریٹائرمنٹ کے بعد ۶۷ سال کی عمر میں ایک شخص کے کہنے پر منشیات یعنی افیون وغیرہ استعمال کرنے والے نوجوانوں کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور اس مقصد کیلئے ایک متروک فارم ہاؤس اور اس کے بلڈنگیں خرید کر ان میں ایسے نوجوانوں کو داخل کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران اس نے بڑے ہسپتالوں میں ایسے مریضوں کے وارڈز میں جانا اور ان سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ مصنف کہتا ہے کہ اگرچہ اس کام کیلئے نہ اس میں اہلیت تھی اور نہ تجربہ پھر بھی اسے یہ یقین تھا کہ جو کرنا ہے خدا نے ہی کرنا ہے تاہم جب اس نے یہ کام شروع کیا تو اسے اس کی مشکلات کا اندازہ ہوا گویا کہ وہ ایک جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہے۔

لیکن ان انتہائی سخت مشکلات میں جب بھی کوئی بحران کی صورت پیدا ہوئی تو اس وقت صرف اور صرف دعا سے انہیں نجات ملی۔

مصنف نے تفصیل سے ان امور اور وجوہات کا بھی جائزہ لیا ہے کہ جن کی وجہ سے نوجوان شراب نوشی اور نشہ آور ادویہ کا استعمال شروع کر دیتے ہیں اور پھر اس میں ایسے غرق ہوتے ہیں کہ اپنی دولت، گھر، صحت، اخلاق غرض ہر چیز تباہ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ساتھ ساتھ انہیں اس بات کا بھی احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنی قبر خود اپنے ہاتھوں سے کھود رہے ہیں اور اپنے ساتھ اپنے بیوی بچوں کو تباہی کے غار میں اتار رہے ہیں۔

مصنف کے تجزیہ کیمطابق اس کی سب سے بڑی وجہ خراب گھریلو ماحول ہوتا ہے کہ جسمیں بچوں کو پدرانہ اور مادرانہ شفقت نہیں ملتی اور اس کے ساتھ والدین کا بچوں پر کنٹرول نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگوں کی مثالیں دے کر اس نے لکھا ہے کہ ان کے والد اور بعض اوقات والدہ بھی چونکہ شراب وغیرہ کی عادی ہوتی تھی اسلئے وہ (یعنی والدین) اکثر وقت کلبوں میں گذارتے اور جب واپس گھر آتے تو نشہ میں دھت ہوتے وہ کہتا ہے کہ ایسے والدین اکثر و بیشتر آپس میں لڑتے رہتے ہیں اور بچوں پر اپنا غصہ نکالتے ہیں پھر شراب اور نشہ آور ادویہ پر چونکہ تنخواہ یا آمدن کا اکثر حصہ لگ جاتا ہے اس لئے بچوں کی بنیادی ضروریات مثلاً کھانا وغیرہ بھی پورے نہیں ہوتے ان تمام حالات کی وجہ سے بچے والدین سے آہستہ آہستہ نفرت کرنے لگ جاتے ہیں اور گھر کی بجائے باہر دوسرے آوارہ بچوں میں زیادہ پسند کرتے ہیں اور پھر انہیں سے سیکھ کر وہ تمام بری عادات چوری، ڈاکہ زنی، اور شراب نیز نشہ آور ادویات مثلاً ہیروئین اور عارفین وغیرہ کا استعمال شروع کر دیتے ہیں تاہم اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتا ہے کہ والدین کا کنٹرول اور ضروری حد تک بچوں کو سزا بھی دینی ضروری ہے۔ سزا کے متعلق وہ کہتا ہے کہ سزا اور اس کی تعمیل میں وقفہ ہونا چاہیئے اور غصہ میں آکر فوراً سزا دینا ٹھیک نہیں ہے۔

بعض دفعہ گھر کا ماحول تو بالکل ٹھیک ہوتا ہے اور والدین نیز بھائی بہن بھی بہت محبت کرنے والے ہوتے ہیں لیکن خراب سوسائٹی اور اس قسم کے دوستوں کے ملنے کی وجہ سے ایسے بچے بری عادتوں میں پڑ جاتے ہیں۔ اور پھر جب ایکدفعہ انہیں ایسی لت پڑ جاتی ہے تو باوجود ہزار کوشش اور خواہش کے اسے چھوڑنے پر قادر نہیں ہو سکتے۔

ایک ایسے ہی نوجوان کی مثال دیکر اس نے بتایا ناچ گھر میں اسے لڑکیوں کے ساتھ ناچ کرنے میں جھجک محسوس ہوتی تھی لیکن جب اس کے ایک دوست نے ایسی ہی ایک گولی اسے دی تو اسے محسوس ہوا کہ اس میں ایک نئی طاقت آگئی ہے چنانچہ اس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اجنبی لڑکی کو اپنے ساتھ ڈانس کرنے کے لیے کہا اور پھر آہستہ آہستہ اس کی یہ عادت پختہ ہو گئی اور ان ادویہ کو خریدنے کے لیے اس نے چوری اور دوسری خراب عادات اختیار کر لیں۔

مصنف یہ بھی بتاتا ہے کہ بظاہر ایسی عادات چھوڑ کر اور ہسپتال سے باہر آنے کے کئی ماہ بعد بھی یہ لوگ دوبارہ ایسی عادت میں پڑ جاتے ہیں۔ جسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی روح بھی بیمار ہو چکی ہوتی ہے۔ جسمانی طور پر تو وہ اس عادت سے آزاد ہو جاتے ہیں لیکن روح کی اندرونی غلامی کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور بار بار یہ نشہ آور ادویہ استعمال کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس میں ختم ہو جاتے ہیں۔

اپنے قائم کردہ ہوسٹل میں ان لوگوں کی اصلاح کے لیے اس نے جو کوششیں کیں اس ضمن میں وہ کہتا ہے کہ ایک تو وہاں گھریلو ماحول پیدا کیا جاتا تاکہ اسے نوجوان والدین اور بہن بھائیوں کیطرح محبت کرنے والے لوگوں کے درمیان رہیں۔ دو مواقع پر اسی نرمی کے اصول پر مصنف کا ہوسٹل کی انتظامیہ سے اختلاف ہو گیا حتیٰ کہ اسے استعفیٰ دینا پڑا اور دونوں بار اس نے پھر کوشش کر کے اپنے ذرائع سے ایک نیا ہوسٹل ایسے لوگوں کے لیے شروع کر دیا۔ اسے یقین تھا کہ اصلاح سخت قوانین سے نہیں بلکہ محبت سے ہو گی اور اس وقت ہو گی جب مجرم کو خود احساس ہو جائے گا۔

دوسرے نمبر پر اصلاح کے لیے خدا کی محبت اور دعا اور عبادت کیطرف انہیں خاص طور پر رغبت دلائی جاتی اور اس مقصد کے لیے ہوسٹل میں ایک بڑا کمرہ استعمال کیا جاتا اور اکثر و بیشتر وہ انہی دو امور کیوجہ سے اپنی غلط عادتیں چھوڑ دیتے۔

لیکن ایسا بھی کئی دفعہ ہوتا کہ باوجود پوری کوشش کے ایسے لوگ نہ سدھر سکتے یا پھر ان کی صحت اتنی گر چکی ہوتی کہ وہ اپنی اصلاح سے کچھ بھی فائدہ نہ اٹھا سکتے اور بہت جلد اس دنیا کو چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے۔

مصنف کہتا ہے کہ آخری حالت میں بھی ان لوگوں کو یہ بات ضرور بتانی چاہیئے کہ اس حالت میں بھی خدا ان کی آواز سننے کے لیے موجود ہے۔ وہ ان لوگوں کے حق میں یہ دلیل دیتا ہے کہ اس راستہ پر چلنے کے لیے وہ جو پہلا قدم اٹھاتے ہیں وہ اکثر معصومیت یا جہالت کے ساتھ اٹھایا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہم میں سے اکثر کسی نہ کسی وقت لالچ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں اور پھر توبہ کے ذریعہ اپنی اصلاح کرتے ہیں۔ منشیات کے ضمن میں ستم ظریفی یہ ہے کہ یہ اصلاح اکثر و بیشتر بہت دیر سے ہوتی ہے اور اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔

مصنف اس کتاب میں بتاتا ہے کہ منشیات میں جو طاقت ہے اور انکا ذہن پر جو اثر ہوتا ہے عام لوگ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ایسے لوگ موت کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ بعض اوقات وہ ان ادویات سے بچنے کی بھی کوشش کرتے ہیں لیکن پھر انہی کی طرف لوٹنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

منشیات کی بلیک مارکیٹ کو روکنے کے لیے اور ان پر اپنا کنٹرول رکھنے کے لیے بعض اوقات خود ہسپتال والے ایسے مریضوں کو یہ نشہ آور ادویات دیتے ہیں۔

بعض اوقات یہ ادویات ان لوگوں کو شان و شوکت اور بڑی بڑی کامیابیوں کے خواب دکھا کر ان کی جھوٹی انا کو بڑھا دیتی ہیں اور اس طرح وہ اپنی نااہلیت اور کمزوری سے ایک پناہ تلاش کر لیتے ہیں۔

مصنف کہتا ہے کہ بعض لوگوں کی اصلاح کے لیے اس نے بہت کوشش کی لیکن احساس ندامت کے بعد وہ جلد ہی فوت ہو گئے۔ وہ کہتا ہے کہ ان پر بھی میں نے وقت ضائع نہیں کیا کیونکہ ہم دوبارہ ملیں گے (یعنی دوسری دنیا میں)۔ پھر وہ کہتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے وہ لمبی لمبی دعائیں بھی کیا کرتا ہے۔ ایسے ہی ایک نوجوان کو باوجود ہم سب کی انتہائی مایوسی کے محض دعاؤں کیوجہ سے نجات ملی اور پھر اس مریض نے لکھا کہ منشیات سے نجات پانا ایک معجزہ ہے لیکن اس سے بھی بڑا معجزہ میری روحانی نجات ہے۔

مصنف سزا اور اصلاح کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ اس کے خیال کے مطابق سزا ضرور ملنی چاہیئے لیکن سزا اور اصلاح میں فرق کرنا بھی ضروری ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہوٹلوں میں سخت قوانین کی وجہ سے اکثر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے اور اس کے برخلاف پابندیاں کم کرنے سے ان نوجوانوں میں عزت نفس۔ اور وقار پیدا ہوتا ہے اور اس طرح باہمی افہام و تفہیم اور اعتماد کی بنیاد فراہم ہوتی ہے اور ایسی دوستیوں کی بنیاد پڑتی کہ جو سالوں بلکہ ابدالآباد تک قائم رہیں گی۔

وہ کہتا ہے کہ ہمارے ہوسٹلوں میں آنیوالے لوگ بالکل ہماری طرح کے جذبات اور خواہشات رکھتے لیکن ان کے ہر ایک کیس میں ایک تباہ شدہ گھر اور ایسے بچپن کی تاریخ ضرور ہوتی جو تنظیم محبت اور اعتماد و نصیحت سے محروم ہوتا۔ ان لوگوں کے واقعات لکھتے وقت مصنف یہ بھی لکھتا ہے کہ ان لوگوں کے واقعات شائع کرنے کی خود انہوں نے اجازت دی سوائے چند لوگوں کے معاملہ کے کہ ان کے ناموں کی جگہ فرضی نام استعمال کئے گئے ان ہوسٹلوں کو قائم کرنے کے لیے مصنف کہتا ہے کہ مختلف لوگوں اور اداروں نے اس کی بہت زیادہ مدد کی۔

نشہ استعمال کرنے والے لوگوں کی حالت زار کا نقشہ مصنف نے بار بار کھینچا ہے۔ کئی لوگوں کے متعلق اس نے بتایا ہے کہ وہ بہت ہی پیار کرنے والے باپ اور خاوند تھے لیکن شراب نوشی کی وجہ سے جو اخراجات اٹھتے تھے ان کی وجہ سے ان کی اہلی زندگی تباہ ہو گئی۔ ایسے لوگ زندگی کا لطف کھو دیتے ہیں اور بسا اوقات خودکشی بھی کرتے رہتے ہیں۔ اور بعض دفعہ بغیر ارادہ کے بھی یہ زیادہ دوائیں کھا کر خودکشی کر لیتے ہیں کیونکہ اس وقت انکا ذہن ٹھیک طور پر کام نہیں کر رہا ہوتا۔ تحت الشعور میں جو دماغ کام کر رہا ہے اس کے تابع ہوتے ہیں اور اپنے اوپر انہیں کوئی اختیار نہیں ہوتا یہ کئی دفعہ اپنے مصمم ارادہ میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں اور اپنی اصلاح کر لیتے ہیں لیکن بیشتر دفعہ میں ان کی قوت دفاع بتدریج ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ مذہبی اداروں اور لوگوں کے لیے ان کی مدد کے بہت سے مواقع ہیں۔ تاہم اکثر لوگ ان سے کوڑھیوں کا سا سلوک کرتے ہیں حالانکہ ابتدائی عیسائی جیسے مکتی فوج SALVATIONARMY والے انتہائی جرأت سے ایسے خدمت خلق کے کام کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کو رہنمائی اور ہدایات کی نہیں بلکہ ہماری ذاتی ہمدردی اور ہمارے صبر کی ضرورت ہے۔ اس طرح ان کو یہ ضرورت ہے کہ ہم انہیں سمجھیں اور انکا ساتھ دیں SOCIOLOGISTS PSYCHOLOGISTS اور PSYCHIATRISTS نے ان کی مشکلات اور انفرادی CASES پڑھ کر ان پر اپنی لمبی لمبی رپورٹیں لکھی ہیں۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کے متعلق کانفرنسز ہوتی رہی ہیں کمیٹیاں بیٹھتی ہیں۔ تجاویز دی جاتی ہیں اور تجربے ہوتے ہیں پھر بھی یہ مسئلہ اسی طرح موجود ہے اور پہلے سے بہت زیادہ بھیانک صورت اختیار کرتا جاتا ہے۔ جیلوں اور اس قسم کے اصلاحی اداروں اور ہوسٹلوں میں اب ان کے لیے مزید جگہ نہیں رہی۔ صرف انگلستان میں ہی اس قسم کے ہزاروں لوگ پائے جاتے ہیں۔

ان لوگوں کے لیے جذبہ ہمدردی ابھارنے کے لیے وہ یہ بھی کہتا ہے کہ شروع میں جس قسم کے حالات سے یہ لوگ دوچار ہو کر ان ادویہ میں پناہ لیتے ہیں انہیں اگر ہم میں سے کوئی دوچار ہو تو وہ بھی انہی کی طرح ان کو استعمال کرے گا شاید ان سے بھی زیادہ۔

بعض دفعہ کسی بیماری کی تکلیف یا کسی ناگہانی آفت سے نجات پانے کے لیے یا اس کے صدمہ کے زیر اثر لوگ ایسی نشہ آور ادویات استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر اس کی انہیں عادت پڑ جاتی ہے۔

اس کتاب میں ایسے لوگوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ جو درجنوں بار ہسپتال میں ایسی ادویات کے استعمال کی وجہ سے داخل کیئے گئے۔ انہیں سے کچھ ایسے بھی تھے کہ جنہوں نے بالآخر خدا کی محبت کے تحت اپنی اصلاح کر لی۔ ایسے لوگوں کو چرچ میں لا کر توبہ کرانا ہی کافی نہیں بلکہ بچے کی طرح انکی پوری خورد و پرداخت کی ضرورت ہے۔

ایسے نوجوانوں کے انکار کے باوجود جب بعض مذہبی لوگ چرچ میں لے گئے تو پھر پہلی دفعہ ہی ان کے خیالات میں تبدیلی آنی شروع ہو گی۔ ان میں سے بعض نے تو پھر اپنی زندگیاں اس کام کے لیے وقف کر دیں۔

نشہ آور دوائیں استعمال کرنے والے نوجوانوں کی ذمہ داری بعض دفعہ اساتذہ پر بھی پڑتی ہے کہ وہ گھر کی محبت سے محروم بچوں کو یہ محبت دینے کی کوشش نہیں کرتے۔

مصنف کتاب کے آخر میں کہتا ہے کہ اس کا نفسیات کا علم بائیبل پر مبنی ہے کیونکہ خدا ہی انسانی ذہن کی گہرائی کو ظاہر کر سکتا ہے۔

آخر میں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ ایسے لوگ اپنے افعال کے عام لوگوں کی ہمدردیاں کھو دیتے ہیں لیکن مذہبی لوگوں کو مختلف رنگ میں سوچنا چاہیئے۔ پھر خراب گھریلو ماحول کی وجہ سے جو بچے خراب ہو جاتے ہیں اس میں ان کا کیا قصور ہے۔

کتاب کے آخری دو صفحات میں مصنف نے بڑے دردمندانہ الفاظ میں ایسے تباہ شدہ لوگوں کی امداد کی اپیل کی ہے اور کہا کہ یسوع مسیح کی یہی تعلیم ہے۔ اس کے لیے ہمیں ایسے گھر چاہئیں جو انہیں اپنے ساتھ رکھ سکیں کیونکہ یہ مسئلہ اب بہت بھیانک صورت اختیار کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ اس نے اپنا پتہ بھی دیا ہے کہ اگر کوئی اس قسم کی مدد کرنی چاہتا ہے تو وہ اسے لکھے۔

اس خلاصہ کو پیش کرنے کے بعد میں بتانا چاہتا ہوں کہ ایک دو امور ایسے کہ جو اس کتاب والے نے بھی خاص طور پر پیش کئے ہیں اور جن کا تعلق ہمارے معاشرہ سے بھی ہے۔

منشیات اور شراب اور اسی طرح کی مختلف بری عادتوں کا شکار اکثر وہی بچے اور نوجوان ہوتے ہیں کہ جن کے والدین یا تو بچوں سے محبت سرے سے ہی نہیں کرتے یا اپنے بچوں سے حد سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ بچے کی اصلاح کے لیے محبت بھی ضروری ہے اور اس کی غلطیوں پر سرزنش اور سزا بھی۔ لیکن سزا غصہ کے ساتھ فوراً نہیں دینی چاہیئے بلکہ سزا تجویز کرنے کے بعد کچھ وقفہ ڈال کر دینی چاہیئے تاکہ بچے کو احساس ہو کہ سزا انتقام کے رنگ میں نہیں دی گئی۔ بلکہ ذریعہ اصلاح کے طور پر ہے۔

دوسری بات خاص طور پر اس نے یہ بتائی ہے کہ نشہ آور ادویہ اور شراب کا غیر معمولی اثر دماغ پر ہوتا ہے۔ اور ان سے اس قسم کا سرور انسان کو حاصل ہوتا ہے کہ پھر ان سے نجات حاصل کرنا انسان کے بس میں نہیں رہتا۔ اور باوجود ان کی برائی کے شدید احساس اس سے مفر بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس طرح اس صحت۔ مال۔ اخلاق۔ گھر غرض ہر چیز تباہ ہو جاتی ہے۔

★ ★ ★ ★

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے
اور اموال کو بڑھاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں کامل نمونہ ہیں

مکرم مولوی عبدالمنان شاہد ——— مربی سلسلہ احمدیہ کراچی

اللہ جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا

اَللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ

(سورۃ احزاب)

اور وہ بات جو حیا کا پہلو رکھتی ہے اسے نہایت اعلیٰ رنگ میں اور عمدہ الفاظ اور احسن پیرایہ میں بیان فرماتا ہے اور انسانی زندگی میں پیش آنے والی بعض ننگی باتیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اشارہ کنایہ یا استعارہ کے طور پر بیان کر کے اس کی حقیقت کا اظہار فرما دیتا ہے اور سمجھنے میں کوئی پہلو مخفی بھی نہیں رہتا جسے پڑھ کر بڑا لطف آتا ہے۔ جیسے فرمایا:

نَاْتُوْا حَرْثَکُمْ

(بقرہ ۲۲۴)

لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ

(آل عمران ۴۸)

جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ (مائدہ ۷۵)

ان حیادار مواقع کے لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت عمدہ پیرایہ میں بہترین اور مناسب الفاظ استعمال کر کے حق بات کو آشکار فرمایا ہے اور کوئی پہلو مخفی بھی نہیں رہا۔

یہ حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں اور تمام امور میں اسوۂ حسنہ کاملہ ہیں اور اس میں شک نہیں کہ انسانی بدن کے ساتھ بعض چیزیں ایسی لاحق ہیں کہ ان کا برملا اظہار معاشرہ میں آداب اور تہذیب مجلس اور سنجیدگی کے خلاف سمجھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے متعلق بھی ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کامل نمونہ، کامل روشنی اور کامل ہدایت اور کامل رہنمائی ملتی ہے صلی اللہ علیہ وسلم

مثال کے طور پر ایک دن گھر میں میرے بچے میرے پاس بیٹھے تھے اور بعض دینی امور کے متعلق باتیں کر رہے تھے کہ اتفاقاً ایک بچے کے پیٹ سے آواز کے ساتھ ہوا خارج ہوئی تو وہ بڑا شرمندہ ہوا وہ بھی اور دیگر سب بچے ہنس پڑے اور میری موجودگی کی وجہ سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ان کی ہنسی ختم نہ ہوتی تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ ایسی باتیں اباجی کی موجودگی میں واقع نہیں ہونی چاہیئے تھی میں نے ان کی زیادہ ہنسی کو دیکھ کر انہیں نصیحت کی کہ سب لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھیں چنانچہ ان کے پڑھنے سے ان کی ہنسی رک گئی مگر ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے بچے بھی ایسی آواز پر ہنستے تھے کیونکہ آخر وہ بھی انسان تھے ان کے پیٹ سے بھی آخر ہوا خارج ہوتی ہوگی اور یہ بات ان کو ضرور لاحق تھی میں نے ان کو سمجھایا کہ پیٹ سے ہوا خارج ہونے سے پیٹ کا تعفن اور بدبو پھیلتی ہے اور یہ بات ہماری تہذیب و اخلاق کے خلاف ہے کہ برملا مجلس میں ایسی بات ہو اگر مجبوراً کسی کو ایسی حاجت ہو تو اسے مجلس سے اٹھ جانا چاہیئے اور صحابہ اٹھ جاتے ہوں گے بہرحال میں نے کہا کہ میں اس کے متعلق کوئی حدیث تلاش کروں گا کہ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرامؓ یا ان کے بچوں کا کیا نمونہ ہے؟

چنانچہ پیٹ سے آواز کے ساتھ ہوا نکلنے کے متعلق ہمارے پیارے آقا سیدو مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت حدیث میں مل گئی اور وہ اس طرح درج ہے کہ:-

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خطبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے حقوق ادا کرنے ان سے محبت اور نرمی اور ملاطفت کا سلوک کرنے کی نصیحت فرمائی۔

ثُمَّ وَعَظَھُمْ فِیْ ضَحْکِھِمْ مِنَ الضُّرْطَۃِ فَقَالَ لِمَ یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ۔

(متفق علیہ ترمذی شریف)

کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ سے آواز کے ساتھ ہوا نکلنے (یعنی گوز مارنے) پر ہنسنے کے بارہ میں نصیحت فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کیوں اس کام پر ہنستا ہے جس کام کو وہ خود کرتا ہے یعنی ایسے کام پر جسے تم خود بھی کرتے ہو تمہیں ہنسنا نہیں چاہیئے اور اپنی مجالس میں سنجیدگی اور متانت اور وقار کو ملحوظ رکھنا چاہیئے بعض دفعہ بے اختیاری میں اگر کسی سے یہ کام ہو جائے تو ہنسنے سے ایک تو وہ آدمی شرمندہ ہوتا ہے دوسرے مجلس میں انتشار کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے قربان جائیں اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نمونہ کے لحاظ سے حضور پرنور نے انسانی زندگی کا کوئی حصہ اور پہلو تشنہ نہیں چھوڑا اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ نے فرمایا:

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔

کہ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بالضرور تمہاری زندگی کے تمام امور میں تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ ایسے ہی انسانی زندگی کے تمام معاملات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور احکامات اور ہدایات کو دیکھ کر ایک یہودی نے کہا تھا۔

حَتّٰی الْخِرَاْءَۃَ

(ترمذی شریف کتاب الصلوٰۃ)

یعنی تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انسانی زندگی کی چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی نہیں چھوڑی حتیٰ کہ ٹٹی پیشاب کے بارہ میں بھی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کفار ایسی ہی اور پُر حکمت اسلامی تعلیم اور کامل ہدایات کو دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ۔

کہ اسلام کی اعلیٰ اور عمدہ اور کامل پُر حکمت پُر معارف کامل تعلیم اور احکامات و ہدایات کو دیکھ کر کفار اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے مگر اسلام قبول کر کے اس سے فائدہ اٹھانے کی ان کو توفیق بخشے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم پر بشارت کے ساتھ کما حقہٗ عمل پیرا ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنی کامل خوشنودی اور کامل رضا اور کامل پیار سے نوازے۔ آمین۔

میری اہلیہ مرحومہ

میری اہلیہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت عبدالوہاب صاحب ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئی۔ یہ عبدالوہاب صاحب وہ ہیں جو فرقان بٹالین میں کوارٹر ماسٹر تھے اور حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ نے آپ کو جماعت احمدیہ کا جھنڈا عنایت فرمایا تھا مرحومہ بڑی نیک اور سعادت مند تھیں بچپن میں ہی احمدیت سے لگاؤ تھا ۲۶ نومبر ۱۹۴۶ء کو میری ان کے ساتھ شادی ہوئی ۱۹۴۷ء میں میرے ساتھ دہلی تشریف لے گئیں جب تقسیم ہند ہوئی تو کوارٹروں میں جہاں ہم رہتے تھے تمام سکھ ہی سکھ تھے۔ مگر ان کی محبت سب کے ساتھ تھی رات کو رونا اور دعائیں کرنا کہ ہم دونوں گھر میں بڑے ہیں ہمیں خیر و عافیت سے پاکستان پہنچا دے اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو سنا اور ہمیں ہوائی جہاز میں جگہ مل گئی۔ جہاں سے ۱½ بجے چل کر ہم ۳½ بجے راولپنڈی پہنچ گئے ہمیں کہا گیا تھا کہ آپ کی رہائش کا بندوبست کیا جائے گا۔ مگر بعد میں کہا گیا کہ آپ مہاجر نہیں ہیں کیونکہ آپ کا اپنا گھر ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں ہے دوسرے دن ہم گاؤں پہنچ گئے آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دفعہ زیارت ہوئی تھی۔

۱۹۵۷ء میں ہم پھر راولپنڈی میں آ گئے اور یہاں میں نے نوکری کر لی بعد میں میرے تین چھوٹے بھائی اور ایک بہن بھی آ گئے انہوں نے اس خاندان کو بڑی محبت سے پالا اور اپنے پاس سے رقم خرچ کر کے شادیاں کیں کسی پر کوئی احسان نہیں جتلایا۔ ۱۹۷۴ء میں جب ہمارے گھر پتھر پڑ رہے تھے تو اکیلی گھر سے نکل کر اطلاع دینے مسجد نور میں چلی گئی ۱۹۷۵ء میں پہلا ۱۹۷۷ء میں دوسرا اور ۱۹۷۹ء میں تیسرا اپریشن ہوا بہت کمزور ہو چکی تھیں ۱۹۸۰ء کے جلسہ سالانہ پر ضد کر کے گئیں کہتی تھیں کہ میں نے جلسہ نہیں چھوڑنا ۱۹۷۹ء کے جلسہ سالانہ پر بھی گئی تھی۔

اسی جلسہ پر ان کے بڑے بیٹے چوہدری نعیم طاہر صاحب کا نکاح تھا بہت ہی خوش نکاح کے بعد کہنے لگیں کہ پتہ نہیں میری زندگی کتنی ہے مگر مجھے یہ فکر ہر وقت رہتا ہے کہ جلدی سے میرے لڑکے نعیم طاہر کی شادی ہو جائے تاکہ آپ لوگوں کا گھر آباد رہے میری اپنی کوئی لڑکی نہیں ہے میں اپنی بہو کو اپنی لڑکی بنا کر رکھوں گی۔ جلسہ سالانہ سے واپس آئیں تو ہر وقت یہی ذکر رہتا کہ جلدی سے لڑکے کی شادی کرو تاکہ میں اس کا گھر آباد ہوتا دیکھ سکوں۔

۱۵ اپریل ۱۹۸۱ء کو لڑکے کی شادی ہوئی۔ دعوت ولیمہ پر بہت خوش خوش پھر رہی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میرے بیٹے کا گھر آباد ہو گیا۔ جب بہو آئی تو اس نے اپنی ساس کو اتنی محبت دی کہ ہو سکتا ہے کہ اپنی بیٹی بھی اتنی خدمت نہ کر سکتی جو کہ ان کی بہو نے کی۔

اور محبت سے امی امی کہتی رہتی تھیں صرف تین مہینے لڑکے کی شادی کے بعد زندہ رہی۔

۱۵ جولائی کو کہنے لگیں کہ والد صاحب آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیار ہو جاؤ کہ میں تمہیں لینے کے لئے آیا ہوں۔ اسی وقت کہا کہ میرے بھائیوں کو سیالکوٹ اور ڈسکہ سے بلا دو میں نے اسی وقت لڑکے کو بھیجا اور وہ انہیں ۱۶ جولائی کو لے کر آ گیا۔ میں نے کہا کہ آپ کی بہن اہلیہ مولوی محمد احمد فاضل کو بھی بلا لیا جائے۔ کہنے لگیں نہیں میں نے ربوہ ہی جانا ہے وہ وہاں مل لے گی۔

۱۷ جولائی بروز جمعۃ المبارک ۱۹۸۱ء کو صبح ۴ بجے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں مرحومہ نے اپنے پیچھے ۴ لڑکے۔ نعیم طاہر۔ مبشر احمد۔ وسیم احمد۔ محمود احمد چھوڑے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ جنت میں داخل کرے اور ہمیں صبر عطا فرمائے۔

(چوہدری عبدالکریم مکان نمبر ۲۲۷۴/ع ۸ گلی ۳۔ ڈھوک حکم داد — راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراء و صدرانِ جماعت کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعتیں وقفِ جدید کا سو فیصد ادا فرماویں

ناظم مال وقفِ جدید ربوہ

تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان اور لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ نومبر ۱۹۸۲ء کو تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں یہ کام اب لجنہ اماء اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ اس سے پہلے دفتر اوّل انصار اللہ کے سپرد اور دفتر دوم خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا تھا جنہوں نے بڑا اچھا کام کیا۔ یہ دفتر سوم کسی ذیلی تنظیم کے سپرد نہیں تھا۔ شاید اسی لئے کمی رہ گئی"

حضور نے لجنہ اماء اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مجھے امید ہے کہ لجنہ بڑی تیزی سے اس طرف توجہ دے گی۔ لجنہ کے بارے میں ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جب یہ کسی کام کو ہاتھ میں لیتی ہیں تو اُن کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مردوں کو پیچھے چھوڑ دیا جائے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کا یہ نہایت حسین نظارہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے"

میری بہنو! خوش قسمت ہیں آپ کہ آپکے امام نے یہ کام آپکے سپرد کیا ہے۔ آپ صحیح رنگ میں ذمہ داری ادا کرکے اپنے آقا کے اعتماد پر پوری اُتریں پس فوری توجہ دیتے ہوئے دفتر سوم کے لئے وعدے حاصل کریں ہر گھر کو چیک کریں جو مرد اور عورت جو اس جہاد میں شامل نہیں انہیں شمولیت کی تحریک کریں جماعت میں نئے شامل ہونے والے اور نئے کمانے والوں کو خصوصیت سے شامل کیا جائے گو اس جہاد میں شامل ہونے کے لئے کم از کم وعدہ ۲۴ روپے ہے لیکن وعدہ لیتے وقت وعدہ لکھوانے والے کی حیثیت کو مدّ نظر رکھیں اس طرح جن پر خدا تعالیٰ نے دنیاوی لحاظ سے غیر معمولی فضل کیا ہے انہیں معاونین خصوصی میں شمولیت کی تحریک کریں۔ جس کے لئے ۱۰۰۰ یا ۵۰۰ روپیہ کا وعدہ ہے اس چندہ کی وصولی کا کام جماعت کے مقرر کردہ احباب ہی کریں گے۔ آپ نے وعدوں کے حصول کے لئے کوشش کرنا ہے۔

ہر لجنہ کی صدر ایسی کارکنات کا تقرر کریں۔ نئے وعدہ کے ساتھ لکھیں کہ یہ نیا وعدہ ہے مکمل وعدوں کی مکمل فہرست بھجوائیں۔ جلسہ سالانہ سے قبل وعدے آنے ضروری ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو احسن جزا دے۔ آمین۔

(سیکرٹری لجنہ شعبہ تحریک جدید دفتر سوم مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ارشاد مبارک

"قرآنِ کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔ ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو" (الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

"جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں اور منور رکھیں" (الفضل ۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

جملہ اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ مندرجہ بالا ہدایات کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

کمزور بھائیوں کو بھی ساتھ ملائیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سپین کی مسجد کے افتتاح کی مبارک تقریب پر خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر میں فرمایا:۔

"تو حقیقت یہ ہے کہ مسجدوں کی بڑی ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے مبلغین کی ضرورت ہے مگر میں ابھی کوئی تحریک نہیں کروں گا۔ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک اپنے کمزور بھائیوں کو ساتھ ملنے کا موقع نہ دیا جائے ہم ابھی آگے نہیں بڑھیں گے۔ ظلم ہوگا اُن پر جو محروم رہ جائیں اور قافلہ کہیں کا کہیں نکل جائے اُن کو چھوڑ کر اس لئے کچھ وقت ہمیں اُن کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے دینا چاہیئے۔ اُن کو سمجھانا چاہیئے پیار اور محبت سے ان کو بتانا چاہیئے کہ کون سی نیکیاں ہیں کون سی سعادتیں ہیں جن سے تم محروم چلے آرہے ہو۔ جب تک یہ موقع مہیا نہ کیا جائے۔ اگر ہم چھوڑ کر آگے بڑھ جائیں گے۔ تو خدا کا کام ہے وہ ضرور پورا ہوگا۔ یہ قافلہ تیز قدموں کے ساتھ آگے بڑھ جائے گا لیکن یہ اور ان کی اولادیں پھر دنیا میں جذب ہو جائیں گی۔ ان کا کوئی سہارا نہیں رہے گا۔ باقی۔ اس لئے انسانی ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو ساتھ شامل کیا جائے"

(بحوالہ الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء)۔ ناظر بیت المال آمد۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کی دعا سے صاف عیاں ہے کہ عباد الرحمٰن اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے رہتے ہیں کہ وہ خود انہیں بھی متقی بننے کی توفیق عطا کرے اور ان کی بیویوں اور اولادوں کو بھی متقی بننے کی توفیق سے نوازے۔ وہ متقیوں کے امام اسی صورت میں بن سکتے ہیں جب وہ خود بھی متقی ہوں اور ان کی بیویاں اور اولادیں بھی متقی ہوں۔

اس سے ظاہر ہے کہ عباد الرحمٰن بننے میں دعا کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور پھر ضروری ہے کہ اس دعا میں اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو عباد الرحمٰن کے زمرہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے دوام اختیار کی جائے۔ یعنی یہ کہ ہم کوشش کے ساتھ ساتھ یہ دعا مسلسل مانگتے چلے جائیں اور کبھی اور کسی حال میں بھی اس دعا سے غافل نہ ہوں خدا کے توفیق مانگے بغیر ہم عباد الرحمٰن بن ہی نہیں سکتے۔ جو لوگ اس دعا سے غافل رہتے ہیں وہ بہت خسارے میں ہوتے ہیں۔ اوّل تو انہیں کوشش کی توفیق ہی نہیں ملتی اور اگر ملتی ہے تو وہ رائیگاں جاتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان کے آخر میں دل ہلا دینے والے الفاظ میں خبردار فرمایا ہے کہ:۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ

(الفرقان آیت ۷۸)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تُو ان سے کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دعا نہ ہو۔

پس ہمارے لئے جن کے کندھوں پر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے از بس ضروری ہے کہ ہم عباد الرحمٰن بننے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں ہم عباد الرحمٰن نہیں بن سکتے جب تک تدبیر اور دعا کو اس کے کمال تک نہ پہنچائیں اور تدبیر اور دعا کے سلسلہ کو کبھی منقطع نہ ہونے دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر انسان نہ تدبیر کو اس کے کمال تک پہنچا سکتا ہے اور نہ دعا کو۔

ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ کا مطالعہ خود بھی کریں اور اپنے بچوں کو بھی کروائیں
مینیجر ماہنامہ انصار اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیس تا تیس نومبر ۱۹۸۲ء عشرۂ وقفِ جدید دفتر اطفال منائیں

سیکرٹری وقفِ جدید
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

اعانت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے نمائندہ الفضل نواب شاہ سے تعاون کرتے ہوئے اعانت الفضل کے لئے رقوم ارسال کی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت دے۔ آمین

۱۔ چوہدری محمد اکرم صاحب سرا کمیشن ایجنٹ دوڑ ضلع نواب شاہ		۲۰۰ روپے
۲۔ ماسٹر عبد اللطیف صاحب علوی ٹیچر۔ دوڑ		۳۵ "
۳۔ والدہ صاحبہ چوہدری اظہر احمد صاحب سرا دوڑ		۲۰ "
۴۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری نثار احمد صاحب سرا "		۱۵ "
۵۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اسلم صاحب سرا "		۱۵ "
۶۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب مع اہلیہ صاحبہ قادر آباد		۴۰ "
۷۔ چوہدری عبد العزیز صاحب " " "		۳۵ "
۸۔ مکرم آیت اللہ صاحب ناصر "		۱۰ "
۹۔ " چوہدری عبد الحمید صاحب "		۱۰ "
۱۰۔ سندھ ٹریکٹر ورکشاپ قاضی احمد		۱۰ "
۱۱۔ محمود احمد صاحب قادر آباد		۵ "

مینجر الفضل۔ ربوہ

سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ سے التماس

وقف جدید کا چندہ لیتے وقت والدین سے بچوں کے چندہ سے متعلق تخصیص کروالیا کریں اور اطفال و ناصرات کے چندہ وقف جدید کے ساتھ "دفتر اطفال" کا لفظ لکھنا مت بھولیے۔ براہ مہربانی دفتر اطفال کے چندہ کو بالغ کے چندہ میں قطعاً مدغم نہ کیا جائے لیکن اگر کسی جگہ چندہ بالغان کے ساتھ دفتر اطفال کے چندہ کو غلطی سے مدغم کر دیا گیا ہے تو متعلقہ بالغان سے فوری رابطہ قائم فرما کر وضاحت کروالیں کہ اس ادا شدہ چندہ وقفِ جدید میں اطفال و ناصرات کا کسقدر چندہ شامل ہے بعد ازاں فوری طور پر اس کی اطلاع خزانہ صدر انجمن احمدیہ اور دفتر وقفِ جدید کو ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کریں

کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندوں کی ادائیگی کی تحریک فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۲۳ جولائی میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ جو دینے والا ہے جو رازق ہے اُس کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کرو۔ تمہاری قربانیاں بھی کام آئیں گی اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے تم کیوں خوف کھاتے ہو۔ یہی تو وہ خرچ ہے جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے اور یہی تو وہ خرچ ہے جو برکتوں کا موجب ہے" (بحوالہ الفضل ۲۸/۸/۸۲)

ناظر بیت المال آمد ــــ ربوہ

۲۰ سے ۳۰ نومبر ۱۹۸۲ء

انصار عشرہ اصلاح وارشاد مرکزی ہدایات کے مطابق جوش و خروش سے منائیں۔ اور نئے دیہات کی طرف خاص توجہ دیں۔ ناظمین اور زعماء نگرانی فرمائیں اور تفصیلی رپورٹ بھجوائیں۔ (قیادت اصلاح وارشاد)

افتتاح مسجد بشارت اسپین کی فلم

۹ نومبر ۱۹۸۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مالیر کراچی نے غیر از جماعت دوستوں اور احمدی بھائیوں کو افتتاح مسجد بشارت سپین سے آگاہ کرنے اور اس کی اہمیت کی وضاحت کے لئے مسجد کے افتتاح کی فلم دکھانے کا انتظام کیا۔ فلم مرکز ماڈل کالونی میں دکھائی گئی۔ دو (۲) بار یہ فلم دکھائی گئی۔ احمدی بھائیوں اور غیر از جماعت دوستوں نے انتہائی دلچسپی اور جوش کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس پروگرام میں شرکت فرمائی۔ مجموعی طور پر ساڑھے تین گھنٹے یہ فلم دکھائی گئی۔ یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا الحمد للہ۔

(امتیاز حسین شاہد ناظم اصلاح وارشاد۔ مالیر کراچی)

دعائے مغفرت

• ۱۲ نومبر کو میرے بھائی ناصر علی خانصاحب کی بچی قضائے الٰہی سے اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبرِ جمیل سے نوازے اور والدین کو نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

(حامد علی خاں ابن محمد علی خاں صاحب۔ کوئٹہ)

تقریب شادی

عزیزم وسیم احمد صاحب (ابن میاں برکت علی صاحب مرحوم وزیر آباد) کی شادی عزیزہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم میاں محمد خان صاحب وزیر آباد سے ۱۲ نومبر ۱۹۸۲ء کو عمل میں آئی خاکسار نے بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ وزیر آباد میں نکاح کا اعلان کیا جس کے لئے دس (۱۰) ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا۔ بعد نماز مغرب دعا کے ساتھ رخصتی ہوئی ۱۳ نومبر بروز ہفتہ مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت وزیر آباد اور مکرم میاں مبشر احمد صاحب کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں جماعت کے جملہ احباب کے علاوہ معززین شہر کثیر تعداد میں شریک ہوئے جانبین کے لئے رشتہ بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

اعلانِ نکاح

مورخہ ۸ نومبر ۱۹۸۲ء بروز دوشنبہ مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم مولوی محمد شفیع اشرف صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح ارشاد (تعلیم القرآن) نے میرے لڑکے عزیز منصور احمد ناصر واقف زندگی متعلم شاہد کلاس جامعہ احمدیہ کے نکاح کا اعلان بہمراہ عزیزہ امۃ النصیر نصرت بنت مکرم شیخ غلام محمد صاحب آف رائے ونڈ بعوض مبلغ ۵ ہزار روپیہ حق مہر حضور ایدہ اللہ کی موجودگی میں کیا اعلان کے بعد حضور نے دعا میں شرکت فرمائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔

(بشیر احمد ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر محلہ دارالیمن غربی ربوہ)

درخواستِ دعا

• میرے پوتے عزیزم اطہر رشید (بعمر تین سال) کو مسلسل دو ماہ سے کھانسی ہے دو تین دن ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کافی افاقہ ہے لیکن اب بخار ہو گیا ہے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے اور خادم دین بنائے۔

(میاں عبد اللطیف شاہ کوٹلی۔ کراچی)

مطالعہ کتب

حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ کے لئے انتھک جدوجہد کی ضرورت ہے قائدین مجالس اور ناظمین اضلاع اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ ماہ نومبر کے لئے کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر ہے یہ کتاب شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے قیمتاً منگوائی جا سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اخبار کی اشاعت میں حصہ لیجئے۔ مینجر

جملہ قائدینِ مجالس کی خدمت میں گذارش ہے کہ ۱۰ دسمبر بروز جمعۃ المبارک اپنی اپنی مجلس میں مثالی وقار عمل منا کر رپورٹ جلد مرکز کو ارسال فرماویں (مہتمم وقار عمل مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- انڈونیشیا

جماعتوں نے بکرے بطور صدقہ ذبح کئے، اجتماعی تہجد اور دعائیں کیں۔ مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور ہر خاص و عام پر اس خوشخبری کو پہنچایا گیا۔

خدمت خلق کے ضمن میں PONTIANAK مشن سے مبلغ ذوالکفل لویب اطلاع دیتے ہیں یہاں پینے کے لئے صاف پانی حاصل ہونے کی دقت ہے۔ ضرورتمند احباب پانی کے لئے مشن ہاؤس آتے رہے۔ انہیں پانی مہیا کیا گیا

مبلغ منصور احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مجلہ سنار الاسلام کا خصوصی نمبر شائع ہوا جس میں مسجد بشارت سپین کی تصویر اور اس کی مختصر تاریخ درج ہے۔ مشن میں آنیوالوں کی خدمت میں یہ رسالہ پیش کیا جاتا رہا۔

ظفر اللہ احمد صاحب پتو مبلغ SUKABUMI لکھتے ہیں کہ ایک ADVENTIST کو دوران تبلیغ جب حضرت مسیح موعود کا فوٹو دکھلایا گیا تو انہوں نے تصویر دیکھ کر کہا

"یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں"

چنانچہ انہوں نے قرآن مجید کی تفسیر اور دیگر کتب جماعت مطالعہ کے لئے طلب کیں جو انہیں فراہم کی گئیں۔

احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ مبلغین کی مساعی میں برکت عطا فرماوے اور اپنے وعدوں کو پورا فرمائے۔

خالص شہد
ملنے کا پتہ :
دار العلاج رحمت بازار ربوہ

اخبارِ احمدیہ

مطالبق دفتر میں حاضر ہو رہا ہے میں ان تمام بزرگوں اور بھائیوں کا تہ دل سے ممنون ہوں جو خود خاکسار کے غریب خانہ پر تشریف لائے اور ٹیلیفون یا خطوط کے ذریعہ عیادت فرمائی۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس عاجز کو جو خلافت احمدیہ کا ادنیٰ ترین چاکر ہے۔ زندگی کے آخری سانس تک مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے کہ ہر نیک قدرت و طاقت اسی کو ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ (دوست محمد شاہد۔ ربوہ)

● اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری والدہ محترمہ جن کا اپریشن سول ہسپتال فیصل آباد میں ہوا تھا۔ اب گھر آچکی ہیں اور روبصحت ہیں تاہم کمزوری ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

(مبارک احمد خالد مینیجر و پبلشر
ماہنامہ خالد، ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

درد گردہ
پتھری گردہ و مثانہ، بواسیر، شوگر، دمہ جلدی امراض، دانتوں کی امراض نیز بچگانہ، زنانہ، مردانہ اور نوجوانوں کی خاص پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے تشریف لائیں۔
یا علامات لکھ کر بذریعہ ڈاک دوا طلب کریں
ہومیو پیتھک ڈاکٹر ایس اے رحمٰن آر ایم پی
شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

شکوہ پارک ربوہ ہاؤسنگ سکیم
● ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
● پختہ سڑکیں آخری مرحلہ میں
● ہر قسم کے جھگڑے سے پاک
احباب فائدہ اٹھائیں
سیل شروع ہے
مومن اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷
علی اسٹیٹس مسجد اقصیٰ چوک فون ۶۶۴
صدیق اسٹیٹس مسجد اقصیٰ چوک فون ۶۴۰
املاک کنسرن پراپرٹی ڈیلر اینڈ جنرل بزنس ریلوے روڈ ربوہ
پروپرائیٹر :- حاجی عبد السمیع باسط منزل دار الرحمت شرقی ب ربوہ
فون گھر ۴۱۶ فون ۶۱۴

بشیر انجینئرنگ اینڈ سپیئر پارٹس لمیٹڈ
ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز
گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات
● لوہے کے جستی تار ● خاردار تار ● کاسٹ آئرن کے (گھریلو استعمال کے) سیوریج پائپ ● سینٹری فٹنگز اور لوہے کے جستی پائپ
حاصل کرنے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
ہیڈ آفس :- حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور فون ۵۲۷۸۳، ۳۲۳۳۰۴، ۴۱۳۳۲۲
شاخیں۔ (i) لوہا مارکیٹ لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳
(ii) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ، کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴
فیکٹری ــــ ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور